بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

36:افراد اور جماعتوں کے متعلق ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے- حصہ اوّل

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم ابن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم اور مختصر رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں"ضوابط يجب مراعاتها بالنسبة للأفراد والجماعات" (افراد اور جماعتوں کے متعلق ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وهذه ضوابط تحدد من يجب احترامهم وإكرامهم من البشر" (یہ وہ ضوابط ہیں یا ضابطے ہیں جو حد لگا دیتے ہیں کس کا احترام کرنا ہے اور اکرام کرنا ہے بشر میں سے) "فلا يجوز أن تمس كرامتهم" (تو ہر گز جائز نہیں ہے کہ ان کی شان میں گستاخی ہو یا ان کے مقام کی بے حرمتی ہو) "وتحدد من يجوز الكلام فيهم ونقدهم" (اور یہ وہ ضابطے ہیں جو یہ بھی حد لگا دیتے ہیں کہ کن لوگوں پر کلام کرنا اور ان کی تنقید اور تنقیص کرنا یا رد کرنا جائز ہے) "بل يجب عند الحاجة والمصلحة" (بلکہ ضرورت کے وقت پر ان پر کلام کرنا ان کی تنقید کرنا ضرورت اور مصلحت کو دیکھتے ہوئے یہ تنقید اور ان پر کلام واجب کرنا بھی ہو جاتا ہے (یعنی بعض اوقات)) "دون تعريج على محاسنهم" (ان کی اچھائیاں بیان کرنے کے بغیر)۔

آج کی نشست میں فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ اس باب میں اس چیز کا ذکر کر رہے ہیں کہ جب بات ہوتی ہے رَد کرنے کی مخالف کا (جیسے پچھلے درس میں ہم نے بیان کیا کہ مخالف کا رَد کیا جاتا ہے کوئی بھی ہو) اگر اہل سنت میں سے ہے ادب کے دائرے میں رہ کر، اہل بدعت میں سے ہے تو پھر اس سے تحذیر بھی کی جاتی ہے ساتھ ساتھ (یعنی غلطی بھی بیان

ہوتی ہے اور تحذیر بھی اس سے کی جاتی ہے) اور اس کے راستے سے بھی علیحدگی اختیار کی جاتی ہے اور یہ حسن التصنیف ہے۔

آج کی نشست میں اب خاص ایسے ضابطے ہیں جب بات رَد کی آتی ہے بات جرح کی آتی ہے تنقید کی آتی ہے تاکہ طالب علم اس مسئلے میں مضبوطی حاصل کر لے اور بغیر علم کے کسی کی جرح نہ کرے کسی کی تنقید نہ کرے اور اگر جرح اور تنقید کرنی ہی ہے تو اصولوں کے مطابق ہو جرح اور تنقید کرے (ہر چیز کے اصول ہیں) کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض طلاب علم جلد بازی کی وجہ سے بعض ایسے لوگوں کی جرح اور تنقید کر لیتے ہیں جو جرح کے اور تنقید کے لائق نہیں ہوتے مستحق نہیں ہوتے تنقید کے۔ غلطی ہو جاتی ہے لیکن وہ ان غلطیوں کی وجہ سے اس عالم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے ہیں، لعن طعن تک چلے جاتے ہیں اور بات صرف تحذیر تک نہیں رہتی بلکہ اس سے بھی آگے چلی جاتی ہے۔ تو آج کی نشست میں یہ جانیں گے کہ کتنی قسم کے لوگ ہیں اس اعتبار سے اور وہ کون سے ضوابط ہیں اور یہ ضوابط کہاں سے آئے ہیں۔

کیا ہماری مرضی ہے یا ہمارے علماء کی مرضی ہے جس کو چاہیں اس کی غلطی بھی بیان کریں اور اسے اہل سنت میں سے شامل کر دیں اور اس کا احترام بھی باقی رکھیں اور لوگوں کو منع کریں کہ ان کے خلاف بات نہیں کرنی؟ اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جنہیں اپنی مرضی سے بدعتی قرار دے دیتے ہیں ان کو ان کا رَد بھی کرتے رہتے ہیں اور تحذیر بھی کرتے رہتے ہیں لوگوں کو آگاہ بھی کرتے رہتے ہیں تنبیہ بھی کرتے رہتے ہیں؟ یا کچھ اصول وضوابط بھی ہیں؟ اگر اصول وضوابط ہیں تو کہاں سے آئے ہیں یہ اصول وضوابط؟

آیئے دیکھتے ہیں کہ کون سے اصول وضوابط ہیں اور لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں اس اعتبار سے تاکہ طالب علم "علي بينة علي بصيرة" کی بنیاد پر جب بھی کسی شخص یا جماعت کے تعلق سے کوئی بات کرے تو بغیر علم بغیر بصیرت کے اور بغیر تثبت کے بات نہ کرے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں دو قسمیں ہیں:

1- پہلی قسم ہے "من يجب تكريمهم" (پہلی قسم کے وہ لوگ ہیں جن کا احترام کرنا اکرام کرنا واجب ہے ان کی توقیر واجب ہے۔ اور یہ کون ہیں؟ "أولاً : الرسل والأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم أجمعين" (رسول اور انبیاء علیہم الصلاۃ

والسلام ان کا احترام کیا جاتا ہے اکرام کیا جاتا ہے، توقیر کی جاتی ہے (اور ان کا احترام فرض ہے، ان کا احترام ان کی توقیر ایمان ہے ان کا احترام اور توقیر اور ان کا اکرام دین کے بنیادی حصوں میں سے ہے، ارکان ایمان میں سے ہے))۔

یعنی جب بھی کوئی شخص کسی نبی کے تعلق سے کوئی بات کرتا ہے تو پھر اسے احتیاط سے بات کرنی چاہیے کیونکہ وہ عوام الناس نہیں ہیں، بشر ہیں لیکن افضل البشر ہیں ﴿الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ﴾ (ص:47) ہیں۔

اگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے تعلق سے کوئی بات بھی کرنی ہے ادب کے دائرے میں رہ کر یہ ان کا حق ہے حق واجب ہے کہ ان کا احترام کیا جائے سارے انبیاء کا۔ اگر کسی نبی سے کوئی خطاء بھی ہوئی ہے تو اس خطاء کا بھی عذر پیش کرنا ہے کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر سید المرسلین و خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء اور رسول آئے ہیں ان کا احترام ان کی توقیر ان کا اکرام ان کی بڑائی بیان کرنا ان کی فضیلت بیان کرنا شرعاً فرض ہے ہر مسلمان پر۔

یہ بنیادی بات ہے یہ تعلیم بچوں کو دینی چاہیے آج ہم بڑوں کو تعلیم دے رہے ہیں اور سب کو یہ تعلیم حاصل کرنا جو ہے فرض ہے (سب پر فرض ہے) یہ بنیادی علوم ہیں شریعت کے۔ آپ دنیا کی کوئی بھی ڈگری لے لیں پی ایچ ڈی کسی بھی چیز میں کر لیں اگر آپ کو یہ بنیادی علوم نہیں آتے تو واللہ آپ کہیں کے بھی نہیں ہیں کیونکہ کبھی بھی پاؤں پھسل سکتا ہے، جیسا کہ آخر میں درس کے بتاؤں گا میں کہ بڑی بڑی ہستیوں سے کتنی گستاخیاں ہوئی ہیں انبیاء کی شان میں (علیہم الصلاۃ والسلام) واللہ عقل حیران ہو جاتی ہے کہ کس طریقے سے اتنے بڑے داعی ہونے کے باوجود بھی اتنی بڑی غلطیاں کر بیٹھے ہیں! کیوں؟ کیونکہ یہ بنیادی علم انہوں نے حاصل نہیں کیا۔ کتابیں بڑی پڑھی ہوں گی کاش کہ چھوٹے سے کسی کتابچے کو، اہل سنت والجماعت کے کسی عالم کے چھوٹے کتابچے کو پڑھ لیتے ارکان ایمان کو سمجھ لیتے واللہ ایسی غلطی نہ ہوتی!

((غلطیاں آخر میں بیان کریں گے پہلے یہ تو دیکھیں کہ صحیح کیا ہے، غلط تو آخر میں بیان کریں گے ان شاءاللہ))۔

تو سب سے پہلے "من يجب تكريمهم الرسل والأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم أجمعين"، قرآن مجید کی آیات اور صحیح احادیث کے مجموعے کو آپ دیکھ لیں جہاں پر بھی نبی کا ذکر آیا ہے وہیں پر احترام اور ان کی توقیر، اُن کی عزت، اُن کی شان اُن کا مقام بھی بیان ہوا ہے (سبحان اللہ)۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی پر عتاب بھی کرتے ہیں تو انداز بیان دیکھیں آپ ﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى﴾ (عبس:1-2)۔یہ کون سا صیغہ ہے؟یہ نہیں فرمایا"عبست أنت وتوليت أنت"،حاضر نہیں ہے غائب کا صیغہ ہے(سبحان اللہ)۔غائب کا صیغہ کیوں ہے؟کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بلند مقام ہے مخلوق میں سے کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

قصہ کیا ہے؟ایک صحابی آئے نابینا صحابی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرنے کے لیے آئے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف تھے مشغول تھے بعض سرداروں کے ساتھ جو مشرکین تھے تاکہ اگر یہ لوگ دعوت توحید کو قبول کرلیں تو پھر بہت ہی زیادہ فائدہ ہوگا،اپنی قوم میں جائیں گے اپنی قوم میں دعوت دیں گے اُن کی قوم مسلمان ہو جائے گی۔((آپ دیکھتے ہیں جب ایک سردار اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اس کی پوری قوم اسلام قبول کرتی ہے۔سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیں آپ اکیلے مسلمان ہوئے واپس جاتے ہیں کیا شرط لگاتے ہیں؟کسی سے کلام نہیں کروں گا میں شرط ایک ہے۔کیا ہے؟"قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"۔پوری قوم مسلمان ہوئی کہ نہیں؟))۔تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سوچ رہے ہیں کہ ان میں سے اگر یہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں تو ان کا اثر ورسوخ اپنی قوموں میں ہے تو اللہ تعالیٰ کا دین آسانی سے پھیل سکتا ہے۔اور ایک نابینا صحابی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور کچھ سوال لے کر آئے ہیں،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھوڑی سی ناگواری محسوس ہوئی۔اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان سے اوپر سے"إن فوق العرش" یہ سورۃ نازل کرتے ہیں ابتداء کیا ہے اگرچہ مخاطب کون ہیں؟اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔کیا لفظ ہونے ہونے چاہیے تھے؟"عبست وتوليت"، مخاطب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔صیغہ غائب سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى﴾ کوئی ہے شخص جس نے ایسا کیا ہے۔وہ کون ہے؟(اللہ اکبر)۔

یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق دے رہے ہیں کہ جب بھی میرے پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی بات ہو تو ادب کے دائرے میں رہ کر بات کرنا کیونکہ یہ میرے پیارے ہیں یہ میرے خاص ہیں ان کا مقام سب سے بلند ہے کوئی یہ مقام

حاصل کر نہیں سکتا، جد وجہد سے بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیوں؟ ﴿الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ﴾ اللہ تعالٰی کا چناؤ ہے اللہ تعالٰی کی مرضی ہے اللہ تعالٰی کی حکمت ہے۔

یہ تو ہم نے جان لیا کہ سب سے پہلے اللہ تعالٰی کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اور کہیں پر بھی آپ کو کوئی ایسا ثبوت نہیں ملے گا جہاں پر کسی نبی کی شان میں کسی گستاخی کا کہیں پر ذکر ہو یا حکم ہو (نعوذ باللہ) نہ آیت میں نہ حدیث میں، ہاں اسرائیلیات میں آپ کو ملیں گے۔

اسرائیلیات کیا ہیں؟ تورات اور انجیل کی وہ آیات جو تحریف شدہ ہیں۔ بنی اسرائیل نے اپنے تئیں کچھ باتیں گھڑلی ہیں اور اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ نعوذ باللہ، سیدنا داود علیہ الصلاۃ والسلام کو ایک عورت نظر آئی خوبصورت تھی اس کے ایک سپہ سالار کی بیوی تھی اسے بہت پسند تھی (نعوذ باللہ، یعنی کفر کی باتیں نقل کرنا کفر نہیں ہے میں ان کی باتیں نقل کر رہا ہوں) تو اپنے سپہ سالار کو ایسی جگہ پر بھیجا جہاں پر موت اس کی یقینی تھی اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے تاکہ وہ اس کی بیوی سے شادی کر لے۔ ((یعنی نعوذ باللہ، اللہ تعالٰی کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام دوسروں کی بیویوں کو تاڑتے ہیں دیکھتے ہیں! یعنی یہ عقل کہاں گئی ہے؟!))۔

چلو وہ تو یہودی تھے دیکھ لیں پورے قرآن میں اللہ تعالٰی کی فرماتے ہیں یہودیوں کی زبانی، یا موسیٰ یا موسیٰ کہیں پر ایک مرتبہ کہا یا رسول اللہ کہا؟! ایک مرتبہ دکھادیں قرآن مجید میں! وہ قوم ہی ایسی ہے، اور ان کے متبعین جو بعد میں آئے ایک تو ان کے آباؤ اجداد ایسے تھے جن کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے احترام کا پتہ ہی نہیں تھا اور پھر جو اُن کی اولاد بعد میں آئی ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جب تحریف کی تو اس میں اور بھی (نعوذ باللہ) بہت ساری چیزیں شامل کر دیں۔ تو اسرائیلیات میں یہ اللہ تعالٰی کا کلام نہیں ہے "کہ میرے پیارے نبی نے ایک عورت کو تاڑا ہے پسند آئی اپنے سپہ سالار کو بھیجا" اللہ تعالٰی کا کلام نہیں ہے یہ کیونکہ اللہ تعالٰی کا دین ایک ہے جو بنیادی اصول شریعت کے ہیں وہ بدلا نہیں کرتے۔

الغرض، سیدنا لوط علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ زنا کیا (نعوذ باللہ) یہ آپ کو ملے گا ان اسرائیلیات میں ان تحریف شدہ تورات میں ملے گا (نعوذ باللہ)۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی کیا شان ہوتی ہے کیا مقام ہوتا ہے اُن کو پتہ ہی نہیں ہے! میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں تاکہ طالب علم اور عوام الناس بھی یہ سمجھ لیں کہ نبی کا مقام کیا ہے اور نبی کے خلاف باتیں کرنے والے کون ہیں اور جو انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے خلاف باتیں کرتے ہیں تنقیص کرتے ہیں ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو وہ دیکھیں وہ کس کی اتباع کر رہے ہیں تاکہ معاملہ بالکل واضح ہو۔

((سب سے پہلے انبیاء اور رسل علیہم الصلاۃ والسلام ہیں))۔

2-دوسرے نمبر پر"ثانیاً، الصحابة الكرام رضوان الله عليهم أجمعين فليس لهم من الأمة إلا الحب والتوقير" (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم أجمعین امت میں سے (یعنی امت اسلامیہ میں سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے) جو اُن کو ملتا ہے وہ)"الحب والتوقير" (محبت اور توقیر، احترام)"وقد أثنى الله عليهم" ((کیوں؟) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے)"في كتابه الثناء العاطر" (ایسی تعریفیں کی ہیں خوبصورت اور بہترین قسم کی تعریفیں کی ہیں اپنی کتاب میں اپنے کلام میں قرآن مجید میں)"وتحدث عن منازلهم وجهادهم" (اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان کی کیا منزلت اور کیا مقام ہے قرآن مجید میں صحابہ کرام کا اور ان کا جہاد کیسا تھا)"وبذلهم في سبيل الله المال والنفس" (اور کس طریقے سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد میں اپنے مال کو بھی قربان کیا اپنی جانیں بھی قربان کیں)"وأثنى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم الثناء العاطر" (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کی تعریف کی ہے (یعنی صحابہ کرام کی تعریف کی اور بہترین طریقے سے تعریف کی)) "أفراداً وجماعة"(چاہے فرد کی صورت میں ہو ایک صحابی ہو یا جماعت صحابہ کرام کی جماعت ہو)۔

"أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ" یہ کیا ہیں؟ افراد۔ المہاجرین، الانصار یہ جماعتیں ہیں۔ اہل البدر سب سے بہترین لوگ ہیں، بیعت الرضوان والے صحابہ سب سے بہترین صحابی ہیں۔ تو یہ جماعتیں ہیں چاہے افراد کی شکل میں ہوں یا جماعت کی شکل میں ہوں تعریف آپ جب دیکھتے ہیں قرآن اور سنت کی روشنی میں واللہ عقل حیران ہو جاتی ہے!

"واعتنى بفضائلهم ومكارمهم أئمة الإسلام" (اور اسی طریقے سے ان کے فضائل ان کی فضیلتیں اور ان کے جو مکارم ہیں اور جو ان کے مقام ہیں آئمۃ الاسلام نے بھی ان کا خاص خیال رکھا ہے اور اعتنیٰ کیا ہے)۔ آئمۃ الاسلام کون ہیں؟

علمائے امت اہل سنت والجماعت سے جن کا تعلق ہے جو سلف صالحین کی اتباع کرنے والے ہیں ان کی علماء کی بات ہو رہی ہے۔"فألفوا في فضائلهم ومناقبهم المؤلفات الكثيرة" (ان کے فضائل میں اوران کے مناقب میں بہت ساری کتابیں لکھی ہیں تصنیفات لکھی ہیں)"وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سبهم" (اوراللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو گالی دینے سے بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے)"فقال" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي" (میرے صحابہ کو گالی مت دو)"فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ"(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے)"لَوْ أَنْفَقَ أَحَدَكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا" (اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دے)"مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ" (توپھر صحابہ کرام جو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتے ہیں وہ ایک مد یا اُس کا آدھا("مُدَّ" دونوں ہتھیلیوں کا ملا کر ہوتا ہے اور "نَصِيفَهُ" ایک ہتھیلی ہوتا ہے)اس کے برابر نفقہ یا اس کا اُجر حاصل نہیں کر سکتے)۔

یعنی صحابہ کرام میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں گندم دیتا ہے مُد یا نصیفہ ہو اور بعد میں آنے والے لوگ اُحد کا پہاڑ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتے ہیں بہتر کون ہے؟ صحابی بہتر ہے۔کیوں؟اُن کا مقام ہے،اور جو اُن کو گالی دیتے ہیں وہ کہیں کے نہیں رہتے۔(یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے)۔

"ولقد عرف منزلتهم أهل السنة والجماعة" (اوراُن کی یہ جو شان ہے جو منزلت ہے یہ جو بلند مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ملا ہے اس مقام کو کس نے جانا ہے؟اہل سنت والجماعت نے (اللہ اکبر،اسے اہل سنت والجماعت نے جانا ہے))۔

یعنی اہل بدعت اور خرافات نہیں جانا ہے کیسے؟سب سے پہلے خوارج کس کے خلاف نکلے؟صحابہ کرام کے خلاف۔ان کی شان کو جانا ان کے مقام کو پہچانا؟!اگر صحابہ کرام کی شان اور مقام کو پہچانتے تو ان کے ساتھ کھڑے ہوتے یا ان کے خلاف کھڑے ہوتے؟(سبحان اللہ)تو نہیں جانا خوارج نے۔

روافض نے کیا کیا کل سے لے کر آج تک گالی کس کو دیتے ہیں صنمین کون ہیں ان کے؟نعوذ باللہ اُمہات المؤمنین کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں؟کتابیں دیکھ لیں اس قوم کی کتابیں دیکھ لیں،دور نہ جائیں اُصول کافی دیکھ لیں جو ان کے ہاں صحیح بخاری کی مانند ہے دیکھ لیں صحابہ کرام کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور اتنا بڑا جھوٹ باندھتے ہیں کہ ہمارے اماموں

کے یہ اقوال ہیں ! اور واللہ امام اُن سے برَی ہیں۔ کبھی امام جعفر صادق کی طرف منسوب کرتے ہیں کبھی امام باقر کی طرف منسوب کرتے ہیں واللہ اُن سے برَی ہیں !

پھر نواصب آئے انہوں نے بھی "اہل بیت بھی صحابہ کرام میں سے ہیں "اُن سے دشمنی مول لی۔

((اب دیکھیں شروع دن سے لے کر صحابہ کرام کے خلاف کتنے گروہ نکلے ہیں))۔

اور پھر آہستہ آہستہ اہل بدعت میں ایک چیز ان کی کامن (common) ہے کس کی اتباع کرتے ہیں سلف کی کرتے ہیں یا سلف کے مخالفین کی کرتے ہیں ؟ مخالفین کی۔ تو اس اعتبار سے سارے کے سارے جتنے بدعتی ہیں وہ صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والے ہیں کہ نہیں ؟

یعنی آج کے دور کا صوفی بھی جب جشن میلاد النبی مناتا ہے تو وہ اِن ڈائریکٹلی (indirectly) صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کر رہا ہوتا ہے، نہیں کر رہا ہوتا ؟ ! کہ اگر ان میں خیر ہوتا صحابہ کرام میں تو وہ بھی جشن مناتے جب انہوں نے جشن نہیں منایا تو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے ان کے نزدیک آج ؟ صوفیوں کے نزدیک سب سے بڑا گستاخ کون ہے ؟ جو جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں مناتا۔ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتے۔ کیوں ؟ کیونکہ جشن نہیں مناتے۔

آپ کو پتہ ہے کہ آپ کس پر اٹیک (attack) کر رہے ہیں آپ کی انگلی کس کی طرف جا رہی ہے ؟ صرف ہمارے اور ہمارے علماء کی طرف نہیں آ رہی بلکہ پیچھے جا رہی ہے کیونکہ ہمارا تو ایک راستہ ہے ایک قاعدہ ایک قانون ہے ہمارا "اتباع سبیل المؤمنین " جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اس کے راستے سے ہٹ جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے بدترین ٹھکانہ ہے جہنم ! (نعوذ باللہ من الخذلان)۔

تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ اُجمعین نے کبھی بھی جشن میلاد النبی نہیں منایا ایک صحابی نے نہیں منایا۔ ایک لاکھ صحابیوں میں سے ایک نے بھی منایا کسی کو فرصت نہیں ملی، یا محبت نہیں کرتے تھے یا پھر تیسری بات یہ ہے کہ تھی بدعت ؟ ! بدعت ہی تھی ورنہ پہلی دو باتیں تو خطرناک باتیں ہیں براہ راست پھر شان میں گستاخی ہو جاتی ہے جو کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ! عجب بات یہ ہے کہ سپاہ صحابہ بھی ہیں اور جشن میلاد النبی بھی مناتے ہیں ! صحابہ کرام کے لیے جان بھی قربان ہے لیکن اتباع کسی اور کے راستے کی کرتے ہیں جو ان کے مخالفین کا راستہ ہے !

الغرض، شیخ صاحب فرماتے ہیں"عرف منزلتهم أهل السنة والجماعة" (الحمد للہ، واللہ بڑا کرم ہے کہ ان کی منزلت ان کا مقام اہل سنت والجماعت کے علماء نے جان لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی ہے اپنے دل سے محبت بھی کرتے ہیں احترام بھی کرتے ہیں توقیر بھی کرتے ہیں اور ان کے راستے کی اتباع بھی کرتے ہیں اور یہی سچی نشانی ہے محبت کی)"فحافظوا عليها أيّما حِفاظ" (اور ایسی حفاظت کی ان کی منزلت کی کہ اس کی آپ کو کہیں مثال ملے گی نہیں)۔ دیکھیں ہر قوم کے نبی ہیں ان کے صحابہ ہیں اتباع کرنے والے ہیں جتنا اہتمام اہل سنت والجماعت نے کیا ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا اور ان کے متبعین صحابہ کا کسی اور جماعت نے کیا ہے؟ پوری تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کسی نے کیا۔ عجب بات ہے روافض پر! یعنی یہودیوں نے کہا کہ سب سے اچھے کون ہیں؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں، ان کے بعد ان کے صحابہ ہیں۔ نصاریٰ نے سب سے اچھے کون ہیں پوچھا گیا؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں، ان کے بعد ان کے صحابہ ہیں۔ روافض سے پوچھا گیا کہ سب سے اچھے کون ہیں؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ ان کے بعد؟ صحابہ نہیں ہیں صحابہ سب سے بُرے لوگ ہیں (نعوذ باللہ، عجب بات ہے واللہ!)۔ یہودی بھی ہنستے ہیں ان لوگوں پر اگرچہ یہ ان ہی کا راستہ اختیار کرنے والے ہیں!

الغرض "ونهو عن الخوض فيما شجر بين علي ومعاوية رضي الله عنهما" (اور اہل سنت والجماعت نے ان کے (صحابہ کرام کے) مقام کی اور ان کی منزلت کی ان کی شان کی حفاظت کرتے ہوئے جو کہ بے مثال حفاظت ہے اور عظیم حفاظت کی ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے منع بھی کیا ہے کہ جو کچھ بھی صحابہ کرام کے بیچ میں ہوا خاص طور پر سیدنا علی، سیدنا معاویہ (رضي الله عنهم وعن الصحابة أجمعين) ان میں خاموشی اختیار کرتے ہیں جو بھی ان کا آپس میں جھگڑا ہوا جو کچھ بھی ہوا)۔

"ونهو عن الخوض فيما شجر بين علي ومعاوية رضي الله عنهما"، الخوض: یعنی باتیں کہنا کہ وہ حق پر تھا وہ باطل پر تھا، اس نے یہ غلط کیا اس نے وہ غلط کیا، اس کو یہ کرنا چاہیے تھا اس کو وہ کرنا چاہیے تھا۔

یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "جب حاکم اجتہاد کرتا ہے اس کا اجتہاد صحیح ثابت ہوا تو اس کو دگنا أجر ملتا ہے اگر غلط ثابت ہوتا ہے اس کو ایک أجر ملتا ہے"۔

صحابہ کرام یا تو دگنے اُجر والے ہیں یا ایک اُجر والے ہیں (یہ اچھی طرح سمجھ لیں) اُجر سب نے حاصل کیا ہے، اگر کوئی قتل بھی ہوا ہے کسی کے ہاتھوں ایک اُجر لے کر گیا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ عالم تھے مجتہد تھے، اجتہادی غلطی تسلیم ہو جائے گی بعض کی لیکن تب بھی اس کے باوجود بھی ایک اُجر کے مستحق رہتے ہیں کیونکہ ان کا ایمان مضبوط تھا ان کا تقویٰ عروج پر تھا، ان کا اختلاف بھی اسی تقویٰ کی بنیاد پر تھا، ان کا اختلاف اختلاف کے لیے نہیں تھا بلکہ حق کو پانے کے لیے تھا، بس فتنے کا زمانہ تھا اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین))۔

آج فتنے کا زمانہ دیکھ لیں آپ کہ کتنے بڑے بڑے لوگوں کے پاؤں پھسل رہے ہیں آج، آج بھی آنکھوں سے دیکھ لیں آپ۔ وجہ کیا ہے؟ فتنے کا زمانے میں پاؤں پھسلتے ہیں لیکن صحابہ کرام کیونکہ علماء تھے اور مجتہدین تھے ان کا مقام تھا اگر کسی سے اجتہادی غلطی بھی ہوئی تو ان کی یہ اجتہادی غلطی تصور کی جائے گی کیونکہ وہ مجتہد تھے علماء تھے اس لیے ان کو ایک اُجر ملے گا۔

تو پھر آج کے دور میں جن کے پاؤں پھسل رہے ہیں ان کو کیوں نہیں ایک اُجر ملے گا؟ کیونکہ وہ مجتہد ہیں ہی نہیں۔ جو مجتہد علماء اہل سنت والجماعت میں سے ہیں وہ حق پر ہیں، جو ان سے غلطیاں ہو رہی ہیں ان کی اجتہادی غلطی تصور کی جا رہی ہے۔

ایک کسی خاص جماعت سے تعلق رکھتا ہے، اب داعش والے جو غلطیاں کر رہے ہیں ہم کہیں کہ یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے ایک اُجر پا لیا ان لوگوں نے؟!''رُءُوسٌ جُهَّالٌ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ'' جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو ان کی اجتہادی غلطی مانی جائے گی؟! روافض جو کچھ کر رہے ہیں اجتہادی غلطی ہے؟ خوارج جو کر رہے ہیں اجتہادی غلطی ہے؟! جماعت اسلامی والے کر رہے ہیں یا مودودی صاحب کی تعلیمات ہیں، سید قطب کی تعلیمات ہیں سب اجتہادی غلطیاں ہیں؟! سید قطب ادیب تھا، مودودی صاحب صحافی تھے ان سے جو غلطیاں ہوئی ہیں جیسے آگے میں بیان کروں گا کیا وہ اجتہادی غلطیاں تصور کی جائیں گی؟!

میرے بھائی پہلے ثابت کرو کہ یہ مجتہد عالم ہیں، وہ عالم ہی نہیں ہیں شریعت کے اگر شریعت کے عالم ہوتے تو تب یہ کہا جا سکتا تھا کہ اجتہادی غلطی ہوئی ہے لیکن کسی حد تک ہوتی ہے اجتہادی غلطی بھی (سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں ”ومن معهما من بقية الصحابة“ (اوران کے ساتھ جو بھی دوسرے صحابہ تھے)”وأثبتوا لهم أجر المجتهدين“ ((اللہ اکبر)اوران کے لیے اجتہاد کرنے والوں کا اُجر ثابت کیا)”وحكموا على من يتكلم فيهم أو في أحد منهم بالزيغ والضلال والزندقة“ (اور جوان کے خلاف کلام کرتے ہیں(یعنی صحابہ کرام کے خلاف)اہل سنت والجماعت نے ان پر جو فتوے صادر کیے تھے کیا تھے؟”بالزيغ والضلال والزندقة“ راہ راست سے ہٹے ہوئے ہیں گمراہ ہیں یا زندیق ہیں (سبحان اللہ))۔

یہاں پر آپ دیکھیں یعنی تعجب کی بات ہے جب صحابہ کرام کی ہم بات کر رہے ہیں مودودی صاحب کا میں نے ذکر کیا ان سے ایسی سنگین غلطیاں ہوئی ہیں اگر کوئی شخص حق کو پانے کے لیے اخلاص نیت کے ساتھ ان کی چند عبارتیں پڑھ لے تو واللہ بات بالکل واضح ہو جائے گی لیکن اگر دل میں تعصب ہے "بس یہ مخالفین ہیں ہم ان کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں" تو پھر چہرے پر ایسی عینک لگ جاتی ہے کالے رنگ کی جو کوئی غلطی نظر نہیں آتی پھر۔ان میں سے جن غلطیوں کا تعلق انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے تعلق سے ہے میں چند آپ کے سامنے یہاں پر پیش کرتا ہوں آپ خود دیکھیں کہ کس طریقے سے انہوں نے غلطیاں کی ہیں۔

کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے "لیکن وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی" (الجہاد فی الاسلام صفحہ نمبر 174 میں)۔یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وعظ و تلقین یعنی دعوت و تبلیغ میں ناکامی حاصل کی اس کے بعد پھر انہوں نے تلوار اٹھائی! کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناکام رہے دعوت و تبلیغ میں؟! (نعوذ باللہ)۔

آگے دیکھیں کہتے ہیں "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں ہے" (یہ ترجمان القرآن میں ہے)۔

آگے پھر کہتے ہیں دوسری جگہ "لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اندیشہ صحیح نہیں تھا"۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:3-4)،بس کسی اندیشے کی بنیاد پر بات کرتے ہیں بغیر کسی تثبت کے! (نعوذ باللہ)۔بس بات کر لی ہے اور کیونکہ

دجال ابھی تک آیا نہیں ہے اس لیے وہ افسانہ ہو گیا ہے بس! (أستغفر اللہ العظیم)۔(ترجمان القرآن فروری کے ایڈیشن میں 1946)۔

اب تفہیمات حصہ اول صفحہ نمبر 294 میں سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے تعلق سے بات کرتے ہیں سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو کہتے ہیں " پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے "۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اسرائیلی چرواہا ہیں! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

آگے کہتے ہیں "حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں پس جب نبی ادائیگی رسالت میں کوتاہی کر گیا (سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام)"۔(تفہیم القرآن، حصہ دوم صفحہ نمبر 312)۔

"حضرت داود (علیہ الصلاۃ والسلام) نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی" (تفہیمات، حصہ دوم صفحہ نمبر 42)۔ یہ وہی قصہ ہے جو اسرائیلیات میں سے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔

آگے کہتے ہیں تفہیمات، حصہ چہارم صفحہ نمبر 122 میں بڑی خطرناک بات ہے کہتے ہیں "یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسف (علیہ الصلاۃ والسلام) کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی (Masoolini) کو حاصل ہے"۔(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

تفہیم القرآن جلد نمبر دوم صفحہ نمبر 44 میں فرماتے ہیں "حضرت نوح (علیہ الصلاۃ والسلام) اپنی بشری کمزوریوں سے مغلوب اور جاہلیت کے جذبے کا شکار ہو گئے تھے"۔

((اتنا کافی ہے میرا خیال ہے سمجھدار کو اشارہ کافی ہے اور بھی باتیں ہیں))۔

سید قطب کی بھی ایسی باتیں ہیں سید قطب کہتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے تعلق سے کہتے ہیں "کہ اپنے ربّ میں شک کرتے تھے (ربّ کے وجود میں)"۔ سورۃ الانعام کی تفسیر میں جب سورج کو دیکھا، چاند کو دیکھا، کوکب کو فلک کو دیکھا کہ یہ میرا ربّ ہے تو ان آیتوں کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام جو ہیں اپنے ربّ میں شک کرنے والے تھے (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

اگر اسے تھوڑا سا غور سے دیکھیں یعنی سلف کی تفسیر تو پڑھی نہیں اپنی رائے کی بنیاد پر تفسیر بیان کر رہے ہیں اگر قرآن مجید کو صحیح سمجھ لیتے نا تو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری ملکوت دکھا دی تھی۔ نہیں دکھائی تھی کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ؟! (سبحان اللہ)۔ جس کو پوری ملکوت دکھا دی جائے آسمان کی پوری اللہ تعالیٰ نے ان کو سیر کرا کر دکھا دیا ہے کہ میری مخلوقات آسمان کی کتنی عظیم اور بڑی ہیں اب وہ شک کرے گا اپنے ربّ پر؟ یہ اپنی قوم پر حجت کرنے کے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں نا کہ ان کو خود شک تھا! (نعوذ باللہ، سبحان اللہ)۔

آگے کہتے ہیں (یہ سید قطب کی بات میں کر رہا ہوں) سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے تعلق سے "کہ وہ ایسے جلد باز لیڈر تھے جو عصبی المزاج تھے (نروس مزاج والے تھے شدید غصے والے تھے)"۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کوئی کہتا ہے اسرائیلی چرواہا کوئی کہتا ہے عصبی المزاج اپنی مرضی ہے کیا؟! یہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا مقام ہے! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

الغرض، آگے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "ثالثاً، التابعون لهم بإحسان" (صحابہ کرام کی اتباع کرنے والے احسان کے ساتھ) "من التابعين الذين أدركوا صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم" (خاص طور پر تابعین میں سے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے ملاقات کی ان کے ہمعصر تھے) "واهتدوا بهديهم" (اور جنہوں نے صحابہ کرام کی ہدایت سے ہدایت لی اور ان کے راستے کو اپنایا) "مثل فقهاء المدينة السبعة" (جیسا کہ مدینہ کے سات فقہاء)۔

کون ہیں نوٹ کر لیں سات فقہاء مدینہ کے:

1-سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) ان کی وفات 94 ہجری میں ہوئی۔

2-القاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) وفات سن 106 ہجری میں ہوئی۔

3-عروہ بن زبیر بن عوام (سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے بیٹے) ان کی وفات سن 94 ہجری میں ہوئی۔

(94 ہجری میں کافی آئیں گے نوٹ کر لیں آسانی ہے یاد کرنے میں)۔

4-سیدنا خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں) ان کی وفات سن 100 ہجری میں ہوئی۔

5-عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود الہذلی، وفات سن 98ہجری۔

6-ابوایوب سلیمان بن یسار الہلالی، وفات سن 107ہجری۔

ان چھ پر اتفاق ہے ساتویں میں اختلاف ہے، فقہاء المدینہ سات ہیں ساتویں میں بعض نے کہا:

7-ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف (سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو سلمہ) وفات سن 94ہجری میں ہوئی۔

اور بعض نے کہا سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) وفات سن 106ہجری۔

اور بعض نے کہا ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ہشام القرشی، وفات سن 93ہجری میں۔

پہلے چھ پر اتفاق ہے آخری تین میں اختلاف ہے اور ایک نظم میں کسی نے اس کو یوں جوڑا ہے یاد کرنے کے لیے آسان ہے"إذا قيل من في العلم سبعة أبحر ، روايتهم ليست عن العلم خارجة"(إذا قيل من في العلم سبعة أبحر، اگر یہ کہا جائے کہ علم میں کون سے وہ سات سمندر ہیں)"روايتهم ليست عن العلم خارجة" (جن کی روایت علم سے خارج نہیں ہے (یعنی جب بات کرتے ہیں تو علم کے اندر ہی بات کرتے ہیں))"فقل" (تو یہ کہو)"هم" کون ہیں؟"عبيد الله عروة قاسم سعيد" چار ہو گئے۔ باقی تین:"ابو بكر سليمان خارجة" تین یہ ہو گئے۔

(("فقل هم عبيد الله عروة قاسم سعيد ابو بكر سليمان خارجة" سات پورے ہو گئے))۔

پورے نام میں نے آپ کو بتا دیئے ہیں اور اس نظم میں بھی آپ اس کو آسانی سے یاد کر سکتے ہیں، اکثر بھول جاتے ہیں تو طلاب علم یعنی علماء اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے علم کو آسان کرنے کے لیے نثر، نظم اور شعر کی مختلف صورتیں اپنائی ہیں تاکہ طالب علم کے لیے علم آسان ہو جائے۔

ان کو فقہاء سبعہ کیوں کہا جاتا ہے دو بڑی وجوہات ہیں دو چیزیں ان سب میں کامن (common) ہیں (۱) کبار التابعین ہیں۔(۲) اہل مدینہ ہیں۔

یہ نوٹ کر لیں، کبار التابعین وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اکثر صحابہ سے علم حاصل کیا (قید ہے اکثر صحابہ سے)، أوساط التابعين اور پھر صغار التابعین۔ " صغار التابعين " صحابہ کو دیکھا تو ہے اور بہت کم سے علم حاصل کیا ہے ۔ "أوساط" کچھ صحابہ سے علم حاصل کیا ہے۔"کبار" بہت زیادہ صحابہ سے علم حاصل کیا ہے۔

تو پہلی بات یہ ہے کہ کبار التابعین میں سے ہیں اور دوسری چیز کیا ہے؟ سب اہل مدینہ میں سے ہیں۔

حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ ان میں کیوں شامل نہیں ہیں کیا وہ عالم نہیں تھے؟ کیونکہ بصرہ میں سے تھے اور نام بھی بصری ہے تو بصرہ میں سے تھے اور اہل مدینہ میں سے نہیں تھے۔ کیا وہ فقیہ نہیں تھے؟ فقیہ تھے لیکن اہل مدینہ میں سے نہیں تھے، اہل فقہاء سبعہ میں سے نہیں تھے لیکن ان کے علاوہ فقہاء تھے اس زمانے میں سارے فقیہ تھے لیکن جب سبعہ کی بات آتی ہے تو پھر یہ سات ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں جیسا کہ "مثل فقهاء المدينة السبعة ومن جرى على منهجهم في سائر الأمصار" (اور جو بھی ان کے راستے کو اختیار کرنے والے ہیں ہر جگہ) "سائر الأمصار" (کسی بھی شہر یا کسی بھی جگہ پر یا سب جگھوں میں) "ثم من بعدهم من أئمة الحديث والفقه والتفسير" (اور ان کے بعد وہ لوگ جو آئمۃ الحدیث ہیں یعنی محدثین اور آئمۃ الحدیث والے) "والفقه والتفسير" (یہ سارے علماء) "الذين سلكوا مسلك الصحابة والتابعين الكرام" (جنہوں نے صحابہ کرام اور تابعین کا راستہ اختیار کیا ہے ان علوم اور شریعت کے سارے علوم میں) "ومن سار على منهجهم في الإعتقاد والإعتصام بالكتاب والسنة" (اور ہر وہ شخص جو ان میں سے ہے یعنی جس نے ان ہی کا راستہ ان ہی کے منہج کو اپنایا ہے یعنی جو سلف کے منہج پر قائم رہا ہے جو اُن سے پہلے تھے ان کے منہج پر قائم رہا ہے ان کے راستے کو اختیار کیا ہے)۔ کس چیز پر؟ "في الإعتقاد والإعتصام بالكتاب والسنة" (اعتقاد میں، عقیدے میں اور قرآن اور سنت کو مضبوطی سے تھامنے میں)۔ ان کی پہچان تھی قرآن اور سنت اور عقیدے کے مسائل کا اہتمام جو آج بہت کم نظر آتا ہے واللہ! قرآن اور سنت کی بات کرنے والے بہت ہیں لیکن عقیدے کا اہتمام کتنا ہے آپ کو ان کے لیکچرز سے، کتابوں سے، اُن کی تقریروں سے آپ کو پتہ چل جاتا ہے۔ "ومجانبة البدع والأهواء وأهلها" (اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے راستے کی یہ اقتداء کرنے والے ہیں (جو اتباع التابعین کی بات ہو رہی ہے یعنی صحابہ کرام اور کبار التابعین کے راستے کی اتباع کرنے والے ہیں۔ کس چیز میں؟ عقیدے میں، اعتصام بالکتاب والسنۃ میں) اور اہل بدعت اور اہل اہواء سے اجتناب کرنے میں، بدعت اور اہل بدعت سے اجتناب کرنے اور دوری اختیار کرنے میں) "والدفاع عن الحق وأهله" (اور حق اور اہل حق کا دفاع کرنا)۔

دیکھیں دونوں لازمی ہیں حق کا دفاع کرنا ہے تو اہل حق کا بھی دفاع کرنا لازمی ہے۔

آج بعض اوقات اگر آپ کسی عالم کا دفاع کرتے ہیں یا کسی طالب علم کا دفاع کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں "کہ یہ اپنوں کا دفاع کرنا جانتے ہیں دوسروں کا مخالفین کو تو کچھ چھوڑتے نہیں ہیں صرف اپنوں کا دفاع کرتے ہیں یا اپنوں کا دفاع نہیں کرنا چاہیے، سب اچھے ہیں غلطی کس سے نہیں ہوتی آپ کے علماء سے غلطی ہوتی ہے ہمارے علماء سے بھی غلطی ہوتی ہے اس لیے دفاع کرنا ہے تو سب کا دفاع کرو اگر غلطی بیان کرنی ہے مخالف کی تو اچھائی بھی بیان کر لو"۔

نہیں ! حق ایک ہے اہل حق بھی وہی ہیں جو حق پر ہیں اگر حق کا دفاع کرنا ہے تو ساتھ اہل حق کا بھی دفاع کرنا لازمی ہے اگر توحید سے محبت ہے تو اہل توحید سے بھی محبت لازمی ہے ورنہ پھر جھوٹی محبت ہے یہ !

"إلى يومنا هذا" (آج تک بھی آپ دیکھتے ہیں کہ ایسا گروہ موجود ہے جو حق اور اہل حق کا دفاع کرتا آیا ہے اور کر بھی رہا ہے اور کرتا رہے گا (ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے)) "وبعده" (اس کے بعد میں) "إلى أن يأتي أمر الله" (جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی قیامت نہیں آتی) "وهؤلاء" یہ کون ہیں؟ "هم الذين عناهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بقوله" (یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ" (میری امت میں سے ایک طائفہ رہے گا ہمیشہ حق پر ظاہر رہے گا)۔ ظاہر، چھپا ہوا نہیں ظاہر رہے گا۔ ظاہر سے کیا مراد ہے؟ دور سے بھی لوگ جان لیں گے کہ یہ حق پر ہے۔ میرے بھائی حق کو آپ چھپا نہیں سکتے، آپ دبا سکتے ہیں حق کو مٹا نہیں سکتے اور اہل حق وہ ہیں جو ظاہر ہیں ان کا علم ظاہر ہے، ان کے اخلاق ظاہر ہیں، ان کا عقیدہ ظاہر ہے ان کا منہج ظاہر ہے اور پوری دنیا دیکھ رہی ہے سن بھی رہی ہے یہ ظاہر ہے۔ "لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ" (جو اُن کو رسوا کرتا ہے یا ان کا ساتھ نہیں دیتا یا جو ان کی مخالفت کرتا ہے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا) "حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ" ((کب تک؟) جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آتا (یعنی جب تک قیامت نہیں آتی))۔

کوئی ان کا ساتھ دے یا نہ دے اللہ تعالیٰ کا ساتھ کافی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت قدمی ہی کافی ہے اس لیے کثرت سے علماء سے آپ سنتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا مانگا کرو، مدد اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔ لوگوں کی طرف مت دیکھیں جو اس دعوت کو سمجھنا چاہتا ہے قبول کرنا چاہتا ہے تو الحمدللہ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے، جو اس دعوت حق کو جھٹلاتا ہے یا دھتکارتا ہے یا اس کی مخالفت کرتا ہے تو ہم اس کے لیے دعا بھی کرتے ہیں ہدایت کی اور اس کو اس حق کو سمجھنے کی گزارش بھی کرتے ہیں، اگر وہ مخالفت پر اور ہٹ دھرمی پر اتر آتا ہے تو پھر اس کا راستہ الگ ہمارا راستہ الگ ہے،

تحذیر بھی ہو گی کھلے عام ہو گی تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کون حق پر قائم ہے اہل حق میں سے اور اہل باطل میں سے کون ہے۔اب حق اور باطل کی جنگ ہے توحید و شرک اور سنت و بدعت کی جنگ ہے اب اس میں (compromise) نہیں ہو گا کہ یہ بھی ٹھیک ہے اس میں فلاں اچھائی تو ہے، اچھا بندہ بھی تو ہے اس کے لیکچرز ہیں پوری دنیا اس کی باتوں کو سنتی ہے۔

نہیں! یہ کام نہیں چلے گا اب، حق ایک ہے اس کے حصے نہیں ہیں یہ نہیں ہے کہ حق اور باطل دونوں مکس ہو سکتے ہیں، اگر آپ دن اور رات کو ایک وقت میں لے کر آ سکتے ہیں تو پھر حق اور باطل بھی ایک وقت میں ہو سکتا ہے اگر ناممکن ہے تو پھر یہ بھی ناممکن ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "قال شيخ الإسلام ابن تيمية" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "في أمثال هؤلاء" (ان لوگوں کے تعلق سے جن کا ذکر اس حدیث میں ہوا ہے) "ومن علم منه الإجتهاد السائغ" (اور جس سے یہ جانا گیا کہ اس کا اجتہاد سائغ ہے یعنی وہ اہل اجتہاد میں سے ہے وہ اجتہاد کے لائق ہے اجتہاد کر سکتا ہے اور اجتہاد کرتا بھی ہے) "فلا يجوز أن يذكر على وجه الذم والتأثيم له" (تو پھر جائز نہیں ہے کہ اس شخص کا اس عالم کا ذکر کیا جائے اس کی مذمت کرتے ہوئے یا اس کا یہ بیان کرتے ہوئے کہ یہ گناہ گار ہے یا اس کا گناہ بیان کرتے ہوئے)۔یعنی جو اہل اجتہاد میں سے علماء ہیں اہل سنت میں سے ہیں اگر ان سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو ان کی مذمت نہیں کی جاتی۔ "فإن الله غفر له خطأه" (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی خطاء کو معاف کر دیا ہے مغفرت کر دی ہے) "بل يجب لما فيه من الإيمان والتقوى موالاته ومحبته" (بلکہ یہ واجب ہے ہمارے اور اس کے لیے جو مجتہد ہے اور اجتہادی غلطی ہوئی ہے اہل سنت میں سے ہے جو اس کے پاس ایمان اور تقویٰ ہے اس ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے ہم اس سے دوستی رکھیں اور اس سے محبت کریں (دوستی اور محبت اس کے لیے باقی رہے گی یہ الولاء والبراء کا مسئلہ ہے)) "والقيام بما أوجب الله من حقوقه" (اور جو ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حق ہے اس حق کا بھی ہم قیام کریں اسے بھی بجالائیں) "من ثناء ودعاء وغير ذلك" (اس کی تعریف کریں، اس کے لیے دعا کریں (یا اس کے علاوہ جو بھی اس کے حقوق ہیں وہ سارے حقوق جو ہمارے اوپر واجب ہیں ان علماء کے لیے ان حقوق کی ادائیگی میں سب سے آگے ہمیں ہونا چاہیے))۔

اگلے درس میں ان شاءاللہ دوسری قسم کے لوگ جو ان کے برعکس ہیں ان کی ضد میں ہیں"من يجوز نقدهم وتجريحهم وتحذير الناس من ضررهم"۔کون لوگ ہیں جن کا نقد کرنا،ان کی جرح کرنااور لوگوں کو آگاہ کرناان کے شر سے ان کے ضرر سے جائزہے بلکہ بعض علماء کہتے ہیں واجب بھی ہے جسے شیخ صاحب حفظہ اللہ بیان کریں گے ان شاءاللہ اگلے درس میں اس کا ذکر کریں گے(واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش(حفظہ اللہ)کے آڈیو درس (36: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔